خلافتِ رسالت

www.KitaboSunnat.com

امام المناظرین مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ عزیزیہ رام گلی نمبر ۵ چوک دالگراں لاہور

Price Rs. 1.50

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض

الحمد للہ کہ رسالہ

خلافتِ رسالت

شیعہ سنی میں مسئلہ خلافت عرصہ دراز سے متنازعہ چلا آیا ہے، قدیم زمانہ سے فریقین نے اس مسئلہ میں بڑی بڑی کتب لکھی ہیں، اس مختصر رسالہ میں بطرز جدید اس مسئلہ کو حل کیا گیا ہے!

امام المناظرین مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ عزیزیہ رام گلی نمبر ۵ چوک لنگراں لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی النبی وآلہٖ

خلافتِ رسالت

دیباچہ

پہلے مجھے دیکھیے!

آج مہذب دُنیا کے لوگوں کا تقاضا ہے کہ ہمیں ایسا مذہب بتاؤ جو نہ محض اخروی وعدۂ جنّت ہم کو دے، بلکہ دُنیا میں بھی کمال ترقی تک پہنچائے مسلمان اُن کے اس تقاضا کو پورا کرنے کے مدعی ہیں، کہتے ہیں کہ آؤ ہم اسلام میں یہ خوبی دکھاتے ہیں، اسلام کی تاریخ زندہ ہے وہ بتاتی ہے کہ اسلام نے محض اخروی وعدوں پر کفایت نہیں کی بلکہ دنیاوی عزت دینے کا بھی وعدہ کیا۔ نہ صرف وعدہ کیا بلکہ جو کہا وہ دلوا بھی دیا، چنانچہ اسلام کی تاریخ میں اس کا بیّن ثبوت ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء میں یکہ وتنہا تھے، آخر عمر میں ایک باقاعدہ حکومت کے صاحب تاج وتخت ہو کر جلوہ نما ہوئے تھے اور ایسا ہونا کوئی اتفاقی امر نہ تھا، بلکہ اعلانِ خداوندی کے موافق وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنی شیعہ میں نزاع

سنی اور شیعہ قدیم سے دو اسلامی فرقے چلے آتے ہیں، ان کے مابین جن مسائل میں اختلاف ہے اُن میں سب سے اول مسئلہ خلافت ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفۂ برحق کون تھے۔ سنی کہتے ہیں حضرات اربعہ (ابوبکر، عمرؓ، عثمان اور علی) رضی اللہ عنہم تھے اور اسی ترتیب سے تھے یعنی اوّل اوّل اور رابع رابع۔ شیعہ ان میں سے پہلے تینوں کو خلیفۂ برحق نہیں مانتے بلکہ حضرت علی مرتضےٰ اور ان کی اولاد امجاد رضی اللہ عنہم کو خلیفہ برحق جانتے ہیں، یہ نزاع عرصہ سے چلی آتی ہے۔ فریقین نے اس میں حسب مذاق خود متعدد اور مختلف اصناف کتابیں لکھیں، جزاہم اللہ۔ آج ہم ان اوراق میں بطرز جدید اس مسئلہ کے فیصلہ کی صورت بیان کرتے ہیں جو اس شعر کی مصداق ہے ؎

نہ پیروئ قیس نہ فرہاد کرینگے　　ہم طرزِ جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

سُنّی شیعہ دونوں پر سوال

غیر مسلموں کے تقاضا کو سنی شیعہ نے بڑی کشادہ پیشانی سے پورا کیا یعنی اسلام کی گزشتہ تاریخ سے دکھایا کہ اسلام اسی لیے آیا ہے کہ اپنے اتباع کو تختۂ ذلت سے اٹھا کر تختِ عزت پر بٹھائے پس ایک مسلم غیر جانبدار متلاشی حق دونوں فریقوں سے اُسی طرح سوال کرتا ہے جس طرح ایک غیر مسلم نے سوال کیا تھا، وُہ پوچھتا ہے مجھے یہ بتاؤ کہ دونوں مدعیانِ خلافت میں سے کس نے مسلمانوں کو دنیاوی کمالِ ترقی تک پہنچایا مجھے اسی اصول کے ماتحت تم دونوں نے غیر مسلم کو جواب دے کر عمدہ طرح سے سبکدوشی حاصل کی ہے اس طرح سوال کا جواب دینا ہمارے اس رسالہ کا موضوع ہے۔ رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیانِ سُنّی

اس غیر جانبدار مسلم کے جواب کے لیے سنی آمادہ ہوا اور اس نے جواب دیا کہ میں اس خدمت کے لیے تیار ہوں جس طرح غیر مسلم کی تشفی کرنے کے لیے ہم دونوں اسلامی بھائی (سنی اور شیعہ) پیش ہوئے تھے اور اس کی تشفی کر چکے ہیں۔ آپ مسلم غیر جانبدار کے لیے میں اکیلا حاضر ہوں، پس آپ میرا بیان سنیئے!

میں جانتا ہوں! کہ خلافتِ رسالت کا نمونہ ہونا چاہیے یعنی جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کو بتایا کہ:

"میں تم کو صرف اخروی وعدے نہیں دیتا بلکہ دنیا میں بھی تم کو عزت کے اعلیٰ معیار پر پہنچاؤں گا۔"

اسی طرح خلفاءِ رسالت نے یہ کام کر کے دکھایا، ذرا سی تفصیل کرنے کی اجازت دیجیے۔

سب سے پہلے "خلافتِ رسالت" کے معنی بتانا میرا فرض ہے، میں جو خلافتِ رسالت کے معنٰے مراد لیتا ہوں اس کو سمجھتے ہی مسائل کے سوال کا جواب آجائے گا وُہ تعریف ہی ہم دونوں فریقوں میں فیصلہ کن ہو گی۔

جناب! آپ نے "خلافتِ رسالت" سے سوال کیا ہے اس لیے خلافتِ رسالت کی تعریف میں یوں سمجھتا ہوں۔

"هي الرياسة العامة لاقامة اركان الاسلام والقيام بالجهاد وبالقضاء نيابة من الرسالة" (ماخوذ از ازالہ خفاء دہلوی)

(یعنی خلافتِ رسالت، حکومتِ عامہ کا نام ہے جو ارکانِ دین کے قائم کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جہاد اور مقدمات میں قضا کے لیے رسالت کی نیابت میں قائم ہو)
اس تعریف میں میں نے ساری ذمہ داری اپنے پر لی ہے۔ پس میرا فرض ہے کہ میں اپنی تعریف کے مطابق خلافتِ رسالت کا ثبوت دوں۔

وما توفیقی الا باللہ

شروع مطلب

خلیفۂ اوّل حضور شارع اسلام علیہ السلام کا جب دُنیا سے انتقال ہوا تو عرب کے اکثر حصوں پر اسلامی حکومت قائم ہو چکی تھی مگر حضور کے انتقال فرماتے ہی بعض قبائل (بنی یربوع وغیرہ) نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا بعض لوگ اسلام سے بھی پھر گئے تھے، ادھر یمامہ کے علاقہ میں مسیلمہ کذاب مدعی نبوّت زور پکڑ گیا، اس کے ساتھ بھی بہت سے لوگ ہو گئے تھے، جن کے مقابلہ میں خلیفۂ اول (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے کمر ہمت باندھ کر سب کو درست کیا، ان سے فارغ ہو کر قدم ترقی آگے بڑھانا شروع کیا یہاں تک کہ سال اول ہی میں مقام حیرہ فتح ہوا، دوسرے سال میں یرموک (جو بڑا جنگی مقام تھا) فتح ہوا، تیسرے سال خلیفۂ اوّل کا انتقال ہو گیا۔ رضی اللہ عنہ۔

حوالہ سے اس کی تفصیل سنیئے! مورخ "ابو الفداء" لکھتے ہیں:

وفی ایام ابی بکر قتل مسیلمۃ الکذاب وکان ابوبکر قد ارسل الی قتالہ جیش وقدم علیہم خالد بن الولید فجری بینہم قتال شدید واٰخرہ انتظر المسلمون وھزموا المشرکین وقتل مسیلمۃ الکذاب قتلہ وحشی بالحربۃ التی قتل بھا حمزۃ عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشارکہ فی قتلہ رجل من الانصار وکان مقام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسيلمة باليمامة وكان مسيلمة قد قدم على النبي صلى الله عليه وسلم في وفد بني حنيفة فاسلم ثم ارتد وادعى النبوة استقلالا ثم شاركته مع النبي صلى الله عليه وسلم وقتل من المسلمين في قتال مسيلمة جماعة من القراء من المهاجرين والانصار ولما رائ ابوبكر رض من قتل امر بجمع القرآن من افواه الرجال وجريد النخل والجلود وترك ذالك المكتوب عند حفصة رض بنت عمر رض زوج النبي صلى الله عليه وسلم ولما تولى عثمان رض ورائ اختلاف الناس في القرآن كتب من ذالك المكتوب الذى كان عند حفصة رض نسخا وارسلها الى الامصار وابطل ما سواها وفي ايام ابى بكر رض منعت بنو يربوع الزكوٰة وكان كبيرهم مالك بن نويرة وكان ملكا فارسا مطاعا شاعرا قدم على النبي صلى الله عليه وسلم واسلم فولاه صدقة قومه فلما منع الزكوٰة ارسل ابوبكر الى مالك المذكور خالد ابن الوليد في مانعي الزكوٰة فقال مالك انا اتي بالصلوٰة دون الزكوٰة فقال خالد اما علمت ان الصلوٰة والزكوٰة معا لا تقبل واحدة دون الاخرى

وفي ايام ابي بكر رض فتحت الحيرة بالامان على الجزية ثم دخلت سنة اثنتي عشرة وسنة ثلاثة عشرة فيها كانت وقعة اليرموك وهي الوقعة العظيمة التي كانت سبب فتوح الشام وكانت سنة ثلاثة عشرة للهجرة وكان هرقل اذ ذاك بحمص فلما بلغه هزيمة الروم باليرموك رحل عن حمص وجعلها بينه وبين المسلمين ولما فرغ خالد رض بن الوليد وابو عبيدة رض من وقعة اليرموك قصد بصرى فجمع صاحب بصرى الجموع للملتقى ثم ان الروم طلبوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصلح فصولحو علی کل راس دینار وجریب حنطۃ۔"

(تاریخ ابوالفداء عنہ، ۱۵، ۱۵۸، حصہ اوّل)

یعنی خلیفہ ابوبکرؓ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب (مدعی نبوت باغی) قتل ہوا، ابوبکرؓ نے اس کے مقابلہ کے لیے بہت بڑی فوج بھیجی جس کا سردار خالدؓ بن ولید کو کیا۔ دونوں فریقوں میں سخت جنگ ہوئی آخر کار مسلمان غالب ہوئے، انھوں نے مشرکوں کو بھگا دیا اور مسیلمہ قتل ہوا، اس کو فیروز وحشی نے اس ہتھیار سے قتل کیا جس سے اس نے (کفر کی حالت میں) آنحضرت ؐ کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور اس کے قتل کرنے میں ایک انصاری شخص بھی شریک ہوا۔ مسیلمہ کا قیام یمامہ میں تھا، اس سے پہلے مسیلمہ ایک وفد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ حاضر ہو کر مسلمان ہوا تھا، پھر مرتد ہو گیا تھا اور نبوتِ مستقلہ کا دعوٰے کیا تھا اور کہتا تھا کہ آپ شہروں کے نبی ہیں اور میں دیہات کا، مسلمان قرآن پڑھنے والے مہاجرین اور انصار بہت سے اس جنگ میں شہید ہوئے، ابوبکر (صدیق) رضی نے جب دیکھا کہ بہت سے مسلمان اس جنگ میں شہید ہو گئے تو حکم فرمایا کہ قرآن مجید حافظوں کے سینوں کھجوروں کے پتوں اور چمڑوں کے ٹکڑوں پر لکھا ہوا نقل کر کے جمع کیا جائے، پھر وہ جمع کیا ہوا قرآن جو یکجا لکھا گیا تھا حضرت حفصہ رضی کے پاس رکھا۔

خلیفہ ابوبکرؓ کے زمانہ میں بنو یربوع نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا، ان کا بڑا سرکردہ مالک بن نویرہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا تو آپ نے اس کو اس کی قوم پر افسر زکوٰۃ مقرر کیا تھا جب اس نے زکوٰۃ روک لی تو ابوبکر صدیقؓ نے مالک مذکور کی طرف خالدؓ بن ولید و مانعین زکوٰۃ کی طرف بھیجا، مالک نے کہا میں زکوٰۃ کا حکم ادا کرتا ہوں اور کروں گا، زکوٰۃ نہیں دوں گا۔ خالد رضی نے کہا تو نہیں جانتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ نماز اور زکوٰۃ دونوں اکٹھی فرض ہیں، ان میں سے کوئی بھی دوسری کے تسلیم کرنے کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔

خالدؓ نے مالک کو قتل کرا دیا اور مانعین زکوٰۃ کو سیدھا کر کے ماتحت کیا اور ابوبکرؓ کے زمانہ میں مقام حیرہ فتح ہوا۔ اہل حیرہ نے جزیہ پر امان لی پھر بارہواں تیرہواں سال شروع ہوا، اس میں مقام یرموک فتح ہوا، اور یہ بہت بڑا واقعہ تھا آئندہ کو ملک شام کی فتح کی کنجی تھا، اس موقع پر بادشاہ ہرقل حمص میں تھا۔ جب اس کو یرموک میں عیسائی فوج کی شکست کی خبر پہنچی تو وہ حمص سے اٹھ کر ایسی جگہ آیا جہاں ٹھیرنے سے حمص کا مقام مسلمانوں سے حائل ہو سکے، جب حضرت خالدؓ و ابوعبیدہؓ یرموک کے کام سے فارغ ہوتے تو انھوں نے بصریٰ کا قصد کیا۔ بصرے کے اعلیٰ افسر نے مقابلہ کے لیے بہت سی فوج جمع کر رکھی تھی۔ آخر کار عیسائیوں نے مصالحت چاہی تو ان سے اس شرط پر صلح کی گئی کہ ہر شخص ایک دینار اور ایک جریب گیہوں سالانہ جزیہ دیا کرے۔ حضرت ابوبکرؓ سوا دو سال خلافت کر کے فوت ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

خلیفہ دوم
(مجمل حالات)

حضرت عمر خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ کے زمانے کے پہلے سال (۱۳ھ ہجری) میں دمشق تک فتح ہو گیا، دوسرے سال میں ملک عراق فتح ہوا۔ خلیفہ نے عراق میں شہر بصرہ آباد کیا، تیسرے سال میں بڑے طویل محاصرے کے بعد شہر حمص، حماۃ، شیزر، لاذقیہ، جبلہ، طرطوس، قنسرین، علاقہ حلب، انطاکیہ، مرعش، منبج، دلوک، سربین، تنزین، عزاز بلکہ سارا ملک شام فتح ہو گیا۔ تیسرے سال (۱۵ھ ہجری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہرقل شاہِ روم ملک شام سے بھاگ کر قسطنطنیہ کو چلا گیا۔ اسی سال میں بیت المقدس بھی فتح ہو گیا۔ خلافت کے چوتھے سال (۱۶ سنہ ہجری) میں خلیفہ کی فوج نے ایران کے بعض ممالک فتح کیے، دریا دجلہ کو عبور کر گئے، اسی سال میں مدائن، جلولا، تکریت موصل، ماسندان، قرقلیبا فتح ہوتے۔ خلافت ثانیہ کے پانچویں سال (۱۷ سنہ ہجری) میں ملک فارس میں سے مقام اہواز، رام ہرمز اور تستر فتح ہوئے۔ ۱۸ سنہ ہجری میں قحط شدید کے سبب سے پیش قدمی رکی رہی۔ خلافت کے ساتویں سال ۱۹، ۲۰ ہجری میں مصر اور اسکندریہ فتح ہوتے۔ خلافت کے نویں سال ۲۱ سنہ ہجری میں ایرانیوں کا شہر نہاوند بہت سخت جنگ کے بعد فتح ہوا، اسی سال میں دینور، صمیرہ، ہمذان اور اصفہان فتح ہوئے۔ خلافت ثانیہ کے دسویں سال آذربیجان، رے، جرجان قزوین، زنجان اور طبرستان فتح ہوتے۔ اسی سال میں برقہ اور طرابلس الغرب

تردید شیعیت میں لاجواب کتب

اہل سنت پاکٹ بک	۱۲-۰۰	آفتاب ہدایت	۱۰-۰۰
تاریخ مذہب شیعہ	۶-۷۵	ہدایت الشیعہ	۶-۰۰
دار المطاعن	۲-۲۵	کشف الاسرار	۶-۰۰
ماتم کیوں نہیں کرتے؟	۱-۵۰	ام کلثوم بنت علی	۳-۰۰
عظمت صحابہ	۱-۵۰	عائشہ صدیقہ رضہ	۳-۰۰
تحفہ اثنا عشریہ	۳۶-۰۰	بے نظیر محققانہ مضامین	۳-۰۰
سیدنا ابوبکر رضہ	۱-۵۰	سیدنا عمر رضہ	۱-۵۰

مکتبہ عزیزیہ رام گلی نمبر ۵ چوک دالگراں لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافتِ ثانیہ

مفصل حالات

سُنّی | حضرات میری مسلمہ خلافتِ اولیٰ کی فتوحات تو آپ نے سنیں۔ اب خلافتِ ثانیہ کی فتوحات سنیئے، تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ زمانہ رسالت کے نقشِ قدم پر چلنا کس کو کہتے ہیں۔

بويع بالخلافة في اليوم الذي مات فيه ابوبكر الصديق رضي الله تعالى عنه واول خطبة خطبها قال يا ايها الناس والله ما فيكم احد اقوى عندي من الضعيف حتى اخذ الحق له ولا اضعف عندي من القوي حتى اخذ الحق منه ثم اول شئ امر به ان عزل خالد بن الوليد عن الامرة وولى ابا عبيدةؓ على الجيش بالشام و ارسل بذالك اليها وهو اول من سمي بامير المومنين وكان ابوبكرؓ يخاطب بخليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم سار ابو عبيدةؓ

خلیفہ اول جس روز فوت ہوئے اسی روز خلیفہ دوم سے بیعت خلافت ہوئی۔ (خلافت اول کے زمانہ میں فتح دمشق کا کام باقی تھا) ابو عبیدہؓ (سپہ سالار) خلیفہ کے حکم سے مرکز سے چل کر دمشق کے قریب اترے اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم مشرقی دروازہ کے قریب اور عمرو بن عاص اور طرف سے اترے اور انہوں نے دمشق کا پورا محاصرہ قریباً ستر روز رکھا۔ خالدؓ نے اپنے قریب کا حصہ تلوار کے ساتھ فتح کیا تو اہل دمشق نے ابو عبیدہؓ (اعلیٰ افسر) کو صلح کا پیغام دیا۔ اور اس کے لیے دروازہ کھول دیا۔ ابو عبیدہؓ ان کو امن دے کر شہر میں داخل ہو گئے اور خالدؓ کو عین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ونازل دمشق وكانت منزلته
من جهة باب الجابية ونزل خالد
من جهة باب توما وباب شرقي
ونزل عمرو بن العاص بناحية أخرى
وحاصروها قريبًا من سبعين ليلة
وفتح خالد ما يليه بالسيف فخرج
أهل دمشق وبذلوا الصلح لأبي
عبيدة رض من الجانب الآخر وفتحوا
له الباب فأمنهم ودخل والتقى مع
خالد في وسط البلد وبعث أبو عبيدة
بالفتح إلى عمر رض وفي أيامه فتح العراق
ثم دخلت سنة أربع عشرة فيها
في المحرم أمر عمر ببناء البصرة ثم
سار أبو عبيدة رض إلى اللاذقية ففتحها
عنوة وفتح جبلة وانطرطوس
ثم سار أبو عبيدة إلى قنسرين و
وكانت كرسي المملكة المنسوبة
اليوم إلى حلب وكانت حلب من
جملة أعمال قنسرين ولما نازلها
أبو عبيدة رض وخالد بن الوليد
كان بها جمع عظيم من الروم فجرى

شہر کے درمیان میں ملے۔ ابو عبیدہ رض
سپہ سالار نے اس فتح کی خبر حضرت عمر رض
(خلیفہ) کے پاس بھیج دی حضرت عمر رض ہی
کے زمانہ میں ملک عراق (جس میں بغداد
بصرہ وغیرہ) فتح ہوا۔ چودھویں سال ہجری
کے ماہِ محرم میں حضرت عمر رض نے شہر بصرہ
بنانے کا حکم دیا (جو اس زمانہ میں چھاؤنی
کا کام دیتا تھا) پندرھویں سال ہجری
میں مقام حمص طویل محاصرہ کے بعد
فتح ہوا، پھر نصاریٰ نے مصالحت کی
خواہش کی تو ابو عبیدہ رض نے ان کے ساتھ
اسی شرط پر صلح کی جس شرط پر اہلِ دمشق سے
صلح کی تھی۔ پھر ابو عبیدہ رض محض فوج کے
شہر حماۃ کی طرف گئے۔ اس سے فارغ
ہو کر لاذقیہ کی طرف روانہ ہوئے، اس کو
بزورِ شمشیر فتح کیا، اس کے بعد جبلہ اور
انطرطوس فتح کیے پھر قنسرین کی طرف
گئے جو صوبہ حلب کا دار الحکومت تھا
اور صوبہ حلب قنسرین کے ماتحت ممالک
سے تھا۔ ابو عبیدہ اور خالد وہاں اترے
وہاں نصاریٰ کی بہت بڑی فوج پڑی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بليتهم قتال شديد انتصر فيه المسلمون
ثم بعد ذالك طلب اهلها الصلح
على صلح اهل حمص (ثم) فتح
بعد ذالك حلب وانطاكية ومنبج
ودلوك وسرمين وتنزين وعزاز
واستولى على الشام من هذه الناحية
(ثم) سار خالد الى مرعش ففتحها
واجلى اهلها واخربها وفتح حصن
الحديث (في هذه السنة) لما
فتحت هذه البلاد وهي سنة
خمس عشرة وقيل ست عشرة
ايس هرقل من الشام وسار الى
قسطنطنية من الرها ولما سار
هرقل علا على نشز من الارض
ثم التفت الى الشام وقال السلام
عليك يا سوريا سلام لا اجتماع
بعده ثم فتحت قيسارية وصبصطية
وبها قبر يحيى بن ذكريا ونابلس ولد
ويافا وتلك البلاد جميعها واما بيت

تھی، ان کے ساتھ خوب زور کی جنگ
ہوئی، اس میں مسلمان ظفریاب ہوئے
پھر وہاں کے لوگوں نے حمص کی شرط
پر صلح کی درخواست کی، پھر شہر حلب،
انطاکیہ، منبج، دلوک سرمین تنزین عزاز
فتح کیے اور شام کے اس سارے علاقہ
پر فتح حاصل کرلی، پھر خالدؓ مقام مرعش
کی طرف گئے۔ اس کو فتح کرکے اُسے
اجاڑ دیا اور حصن الحدث مقام بھی فتح
کرلیا۔ جب یہ شہر فتح ہوچکے تو ہرقل
بادشاہ ملکِ شام سے نکل کر قسطنطنیہ
میں چلا گیا، جاتے ہوئے اونچے ٹیلے
پر چڑھ کر شام کی طرف منہ کرکے بولا
سوریا[1] تجھ پر سلام ہو، ایسا سلام کہ اس
کے بعد ہمارا اجتماع نہ ہوگا۔ اس کے بعد
قیساریہ اور صبصطیہ مقام فتح ہوتے،
جہاں حضرت یحییٰ کی قبر ہے۔ نابلس، یافا
وغیرہ تمام شہر فتح ہوگئے۔ بیت المقدس
کا محاصرہ بہت لمبا ہوا، اس کے ساکنان

---

[1] ملکِ شام کا نام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المقدس فطال حصاره وطلب
اهله من ابی عبیدۃ ان یصالحهم
علی صلح اهل الشام یشرطان
یکون عمر بن الخطاب متولی ام
الصلح فکتب ابوعبیدۃ الی عمر
بذالك فقدم عمر رضی الله عنه
الی القدس وفتحها واستخلف
علی المدینة علی بن ابی طالب رضی
الله عنه (وفی هذه السنة) اعنی
سنة خمس وعشرۃ وضع عمر ابن
الخطاب رض الدواوین وفرض العطاء
للمسلمین ولم یکن قبل ذالك و
قیل کان ذالك سنة عشرین فقیل
له ابدا بنفسك فامتنع وبدا بالعباس
عم رسول الله صلی الله علیه وسلم
ففرض له خمسة وعشرین الفا ثم
بدا بالاقرب فالاقرب من رسول
الله صلی الله علیه وسلم وفرض
لاهل بدر خمسة الاف خمسة
الاف وفرض لمن بعدهم الی
الحدیبیة وبیعة الرضوان اربعة

نے ابو عبیدہؓ (اعلیٰ افسر) سے باقی اہل
شام کی صلح کی طرح مصالحت کی درخواست
کی، اس شرط پر کہ امیرالمومنین حضرت عمرؓ خود
مصالحت کے ذمہ دار ہوں۔ پس ابو عبیدہؓ
نے حضرت عمرؓ کی طرف خط لکھا تو حضرت
عمرؓ خود بیت المقدس میں آئے اور اس
کو فتح کیا اور اپنی غیر حاضری میں مدینہ پر
حضرت علیؓ کو حاکم مقرر کیا۔ اسی پندرھویں
سال حضرت عمرؓ نے سرکاری کاغذات کے
رجسٹر بنائے اور مسلمانوں کے لیے وظائف
مقرر کیے اس سے پہلے نہ تھے، لوگوں نے
حضرت عمرؓ سے کہا پہلے اپنا وظیفہ مقرر
کیجئے، کہا نہیں بلکہ حضرت عباسؓ سے
شروع کیا، ان کے لیئے پچیس ہزار درہم
(سالانہ) مقرر کیا۔ پھر جتنا کوئی آنحضرت
کے قریب تھا، اس سے اور اہل بدر کے
لیے پانچ پانچ ہزار درہم (سالانہ) مقرر
کیا اور جو اُن کے بعد والے ہیں حدیبیہ
اور بیعت رضوان تک ان سب کے لیے
چار چار ہزار مقرر کیے۔ پھر ان سے پچھلے
لوگوں کے لیے تین تین ہزار اور اہل قادسیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الالف اربعة آلاف ثم لمن بعدهم
ثلاثة آلاف ثلاثة آلاف وفرض
لاهل القادسية واهل الشام
الفين الفين وفرض لمن بعد القادسية
واليرموك الفا الفا ولروادفهم خمسة
مائة خمسمائة ثم ثلثمائة ثلث
ثم مأتين وخمسين مأتين و
خمسين (وكان في هذه السنة)
اعني سنة خمس عشرة وقعة القادسية
وكان المتولي لحرب الاعاجم فيها
سعد بن ابي وقاص وكان مقدم العجم
رستم وجرى بين المسلمين وبين
الاعاجم اذ ذاك قتال عظيم دام
اياما ولما شاهد المسلمون ايوان
كسرى كبروا وقالوا هذا ابيض كسرى
هذا ما وعد الله ورسوله ثم دخلت
سنة ست عشرة) واقام سعد على
نهر شير الى ايام من صفر ثم
عبروا دجلة وهربت الفرس من
المدائن نحو حلوان وكان يزدجرد
قد قدم عياله الى حلوان وخرج

اور اہل شام کے لیے دو دو ہزار مقرر کیے
اور جو قادسیہ اور یرموک کے بعد کے مسلمان
تھے۔ ان کے لیے دو دو ہزار مقرر کیے
اور ان کے پیچھے والوں کے لیے پنج سو،
تین سو، اڑھائی مقرر کیے۔ اسی پندرہویں
سال میں قادسیہ کا واقعہ ہوا، جس میں عجمیوں
کی جنگ کے منتظم سعدؓ بن ابی وقاص تھے
اور ایرانیوں کا سپہ سالار رستم تھا، مسلمانوں
اور ایرانیوں میں خوب خوب کئی کئی روز
تک لڑائی ہوئی۔ جب مسلمانوں نے
بادشاہ ایران کے محلات دیکھے تو تکبیر
(اللہ اکبر) کہی اور کہا کہ یہی قیصری کا سفید
محل ہے۔ یہی ہے جس کا اللہ اور رسولؐ
نے وعدہ کیا تھا۔ پھر سولہواں سال ہجری
چڑھا۔ سعد (سپہ سالار اسلام) نہر شیر پر
ماہ صفر تک ٹھہرا رہا۔ پھر مسلمان دجلہ دریا
سے عبور کر گئے اور ایرانی مدائن سے
حلوان کی طرف سب بھاگ گئے یزدگرد
شاہ ایران اپنے عیال پہلے ہی حلوان
کی طرف بھیج چکا تھا۔ پھر وہ اور اس کے
ساتھی جتنا کچھ لے جا سکتے تھے مال متاع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هو من معه بما قدروا عليه
من المتاع ودخل المسلمون
المدائن وقتلوا كل من وجدوه
واحتاطوا بالقصر الابيض ونزل
به سعد واتخذوا ايوان كسرى
مصلى واحتاطوا على اموال من
الذهب والانية والثياب تخرج
عن الاحصاء وكان لكسرى بساط
طوله ستون ذراعا في ستين ذراعا
وكان على هيئة روضة قد صورت
فيه الزهور بالجوهر على قضبان
الذهب فاستوهب سعد ما يخص
اصحابه منه وبعث به الى عمر رض
فقطعه عمر رض وقسمه بين المسلمين
فاصاب علي رض ابن ابي طالب منه
قطعة فباعها بعشرين الف درهم
(واقام) سعد رض بالمدائن وارسل
جيشا الى جلولاء وكان قد اجتمع
بها الفرس فانتصر المسلمون و
قتلوا من الفرس ما لا يحصى وهذه
الوقعة هي المعروفة بوقعة جلولاء

ساتھ لے گئے اور مسلمان شہر مدائن میں
داخل ہو گئے، جس جس کو شہر میں (بر سر
جنگ پایا) سب کو قتل کر دیا اور شاہی
مکان قصر ابیض کا محاصرہ کر لیا اور محلات
کسریٰ کو مسجد بنایا اور ان کے اموال سونا
برتن کپڑے وغیرہ جو اندر سے باہر تک تھے
سب پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا اور شاہ ایران
کا ایک قالین (فرش) تھا جس کا طول،
عرض ساٹھ ہاتھ (تیس تیس گز) تھا اور
اس میں ایک باغ کا نقشہ بنا ہوا تھا،
جس میں سونے کی شاخوں پر موتیوں سے
پھول بناتے ہوئے تھے (اسلامی
سپہ سالار) سعد نے مجاہدین اصحاب سے
ان کا حصہ ہبہ کرا لیا اور قالین مذکور سالم
حضرت عمر رض خلیفہ کے پاس بھیجا خلیفہ موصوف
نے اس کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جس میں
سے حضرت علی رض کو ایک ٹکڑا ملا جو بیس
ہزار درہم (یا پانچ ہزار روپیہ انگریزی)
پر انھوں نے بیع کیا اور سعد رض (سپہ سالار
افواج اسلام) خود مدائن میں ٹھہرے اور
کچھ فوج جلولا کی طرف بھیجی، اس میں اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وكان يزدجرد بحلوان فسار
عنها وقصدها المسلمون واستولوا
عليها (ثم) فتح المسلمون تكريت
والموصل (ثم) فتحوا ماسندان
عنوة وكذا الك قرقيسيا (وفي هذه
السنة) اعني سنة ست عشرة
للهجرة قدم جبلة بن الايهم على
عمر بن الخطاب رضي الله عنه
فتلقاه جماعة من المسلمين و
دخل في زي حسن وبين يديه
جنائب مقادة وليس اصحابه
الديباج (وفيها) فتح المسلمون
الاهواز وكان قد استولى عليها
الهرمزان وكان من عظماء الفرس
ثم فتحوا رام هرمز وتستر وتحصن
الهرمزان في القلعة وحاصروه
فطلب الصلح على حكم عمر فانزل
على ذالك فارسلوا به الى عمر
معه وفد منهم انسؓ بن مالكؓ
والاحنف بن قيس فلما وصلوا
به الى المدينة البسوه كسوته

فارس جمع ہو رہے تھے مسلمان ان پر
فتح یاب ہوئے۔ فارسیوں کو بے حساب
قتل کیا۔ یہ واقعہ، واقعہ جلولا کے نام سے
مشہور ہے۔ یزدگرد شاہ ایران مقام حلوان
میں تھا۔ اس واقعہ کے بعد وہاں سے
چلا گیا۔ مسلمان فوج نے حلوان کا رخ کیا
اور اس پر غلبہ پایا پھر مسلمانوں نے تکریت
اور موصل کو فتح کیا، پھر ماسندان کو پھر
قرقیسا کو۔ اسی سنہ ۱۶ھ میں جبلہ (عیسائی
حکمران) خلیفہ عمر کے پاس آیا، اس خیال
میں کہ اس کے ساتھ اس کی فوج تھی جنہوں
نے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تھے اسی سال
۱۶ھ میں مسلمانوں نے مقام اہواز فتح
کیا۔ فارس کا ایک بڑا جنرل ہرمزان اس
پر قابض تھا۔ مسلمانوں نے اس کو فتح
کیا اور ہرمزان قلعہ میں پناہ گیر ہوا، اسلامی
فوج نے اس کا محاصرہ کیا تو اس نے حضرت
عمرؓ کا فیصلہ منظور کر کے صلح طلب کی
پس وہ اس وعدہ پر قلعہ سے اتارا گیا۔
اور حضرت عمر کے پاس بھیجا گیا جب وہاں
پہنچے تو ہرمزان کے ساتھیوں نے اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من الديباج المذهب ووضعوا على
رأسه تاجه وهو مكلل بالياقوت
ليراه عمرؓ والمسلمون فطلبوا عمرؓ
فلم يجدوه فسألوا عنه فقيل جالس
في المسجد فأتوه فوجدوه نائما فجلسوا
دونه فقال الهرمزان اين هو
عمر قالوا هو ذا قال فأين حرسه
وحجابه قالوا ليس له حارس
ولا حاجب فاستيقظ عمر لجلبة
الناس فنظر الى الهرمزان وقال
الحمد لله الذي اذل بالاسلام
هذا واشباهه ثم امر بنزع ما
عليه فنزعوه والبسوه ثوبا صفيقا
فقال له عمر كيف رأيت عاقبة
الغدر وعاقبة امر الله فقال
الهرمزان نحن وإياكم في الجاهلية
لما خلى الله بيننا وبينكم غلبناكم
ولما كان الله الآن معكم غلبتمونا
ودار بينهما الكلام - وآخر الامر ان
الهرمزان اسلم وفرض له عمرؓ
الفين - ثم دخلت سنة تسع

ریشمی لباس پہنایا اور اس کے سر پر تاج
رکھا، جس میں یاقوت لگے ہوئے تھے
تاکہ خلیفہ اور مسلمان اس کو دیکھیں پھر
ان لوگوں نے حضرت عمرؓ کو تلاش کیا تو
نہ پایا، پوچھنے پر کسی نے بتایا وہ مسجد میں
بیٹھے ہوئے ہیں مسجد میں آئے حضرت عمرؓ
سو رہے تھے، ذرا ہٹ کر وہ لوگ بیٹھ گئے
تھوڑی دیر بعد ہرمزان نے کہا، خلیفہ عمرؓ
کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ دیکھو بیٹھے ہیں،
ہرمز بولا اس کے محافظ اور سپاہی کہاں
ہیں؟ لوگوں نے کہا اس کو کوئی محافظ اور
دربان نہیں، لوگوں کی باتیں سن کر حضرت
عمرؓ جاگ پڑے اور ہرمزان کی طرف نگاہ
کی اور فرمایا خدا کا شکر ہے جس نے اس
جوان کو اور اس جیسے کئی ایک کو اسلام
کے سامنے نیچے کیا، پھر حکم دیا کہ اس
کے ریشمی کپڑے اتارے جائیں اور اچھے
صاف ستھرے کپڑے پہناتے جائیں۔
پھر خلیفہ عمرؓ نے کہا اے ہرمزان تم نے
اپنے غدر اور اللہ کی پکڑ کا انجام کیسا
دیکھا۔ ہرمزان نے کہا ہم فارسی اور تم

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشرة وستة عشرين) فيها فتحت
مصر والاسكندرية على يد عمروؓ
بن العاص والزبيرؓ بن العوام فنازلا
عين شمس وهو يقرب المطرية
وكان بها جمعهم ففتحاها. (ثم
دخلت سنة احدى وعشرين)
فيها كانت وقعة نهاوند مع الاعاجم
وكان قد اجتمعوا في مائة و
خمسين الفا ومقدم الفيرزان
فجرى بينهم وبين المسلمين
هزموا الاعاجم وانزهم قتلا
وهرب الفيرزان مقدم جيش
الاعاجم. (ثم دخلت سنة
اثنتين وعشرين) فيها فتحت
اذربيجان والدى وجرجان و
قزوين وزنجان وطبرستان
(وفيها) سار عمروؓ بن العاص الى
برقة فصالح اهلها على الجزية
(ثم) سار الى طرابلس الغرب
فحاصرها وفتحها عنوة (وفي هذه
السنة) غزى الاحنف بن قيس

عزبی کفر میں جب تک برابر تھے ہم تم پر
غالب رہے اور اب جو اسلام کی وجہ سے)
اللہ تمہارے ساتھ ہے تو تم ہم پر غالب
ہوتے۔ آخر کار ہرمزان مسلمان ہو گیا
حضرت عمرؓ نے اس کے لیے دو ہزار درہم
وظیفہ مقرر فرمایا، پھر ۱۸ھ ہجری شروع
ہوا جس میں قحط نمودار ہوا، پھر ۱۹ھ ہجری
میں حضرت عمر ملک شام کی طرف گئے۔
بیس ہجری میں عمروؓ بن عاص اور زبیر بن
عوام نے مصر اور اسکندریہ فتح کیے
بعد فتح کے وہ مقام عین شمس کے
پاس اترے، اس مقام میں مخالف
جماعت تھی، انہوں نے اس کو مغلوب
کیا۔ پھر ۲۱ھ ہجری میں نہاوند کی
جنگ ہوئی۔ مخالف لوگ ڈیڑھ لاکھ
جمع تھے جن کا سپہ سالار فیروزان
تھا، ان کے ساتھ مسلمانوں کی بہت
سی لڑائیاں ہوئیں انجام کار مسلمانوں نے
عجمیوں کو شکست دی اور خوب مارا یہاں تک
کہ فیروزان بھاگ نکلا، ۲۲ھ میں آذربیجان
رے، جرجان، قزوین، زنجان اور طبرستان وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خراسان وحارب یزدجرد و
افتتح هراة عنوة۔"
(تاریخ الفدا ج ۱، ص۱۵۹ تا ۱۶۴)

فتح ہوئے۔ اسی ۲۲ھ میں عمرو بن عاص مقام برقہ کیطرف گئے وہاں کے لوگوں نے جزیہ دینے پر صلح کرلی پھر موصوف طرابلس الغرب کی طرف گئے اور اس کو بزور شمشیر فتح کیا۔ اسی ۲۲ سنہ ہجری میں احنف بن قیس (جرنیل) نے خراسان فتح کیا اور یزدگرد وہاں لڑا۔ مگر مسلمانوں نے ہراۃ کو بزور فتح کیا۔

سنی یہ ہے ہمارے مسلمہ خلیفوں کی فتوحات کا نمونہ۔ اسی طرح ہمارے تیسرے خلیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پرچم اسلام متعدد ممالک پر لہرایا۔ جن کا ذکر اسلامی تاریخ میں ملتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے خلفاء کے زمانہ میں مثل زمانہ رسالت کے خوب ترقی ہوئی، اسی کے باعث و شائد جس سے مسلمان دنیا میں معزز قوم شمار ہونے لگے۔ ایسے کہ ان کے حق میں یہ کہنا بجا ہوا ؎

وحوش اور بہائم کو انسان بنایا
گڈریوں کو عالم کا سلطان بنایا

بس میں اپنے[1] اپنے خلفاء کے حالات سنا کر اپنے برادر (شیعہ) کو مخاطب کرکے کہتا ہوں ؎

اولئك خلفائی فجئنی بمثلهم
اذا جمعتنا یا جریر المجامع

---

[1] یہ میرے خلیفہ ہیں، ان جیسے سامنے لاؤ۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان شیعہ

ہم شیعہ اس بات کے تو قائل ہیں کہ خلافت سے مراد نیابت رسالت ہے۔ مگر نیابت کی تشریح ہم یہ کرتے ہیں کہ محض ہدایت اور ارشاد۔ اسی لیے ہمارے مسلمہ خلفاء میں روحانیت تو اعلیٰ درجہ کی تھی مگر دنیاوی حکومت نہ تھی، پہلے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکومت ملی تھی، مگر بوجہ ان کے مشاغل دینیہ زہد و تقویٰ کے اس میں دنیاوی ترقی نہ ہوئی، بلکہ بوجوہات خاصہ مسلمانوں کی باہمی جنگ وجدل ہوتی رہی، حتیٰ کہ ابن عباسؓ نے ہمارے امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کے حق میں کہہ دیا:

یا امیر المومنین انت رجل شجاع ولست صاحب رائی

(ابو الفداء، جلد اول صفحہ ۱۷۲)

(یعنی اے امیر المؤمنین آپ بہادر ہیں مگر مدبّر نہیں۔)

ہمارے دوسرے خلیفہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ ہوئے، ان کے زہد و تقویٰ کی وجہ سے انتظام میں سستی ہونے لگی تو امراء اور رعایا میں بے وفائی کے آثار پیدا ہوئے، جن کو دیکھ کر حضرت ممدوح نے خلافت معاویہ کے حوالے کر دی، آپ کے اتباع نے جب آپ کا یہ ارادہ پایا تو آپ پر حملہ کر کے آپ کا سب سامان "نقد و جنس لوٹ گیا، یہاں تک کہ آپ کے نیچے سے جا۔ نماز بھی کھینچ لی"۔ [1]

---

[1] چوں حضرت امام حسن علیہ السلام مکرو بے وفائی مردم دریافت دانست اگر با معاویہ جنگ کند کار از پیش نخواہد رفت خطبہ بخواند رفت خطبہ بخواند و بعدہٗ فرمود کہ من دوست ندارم کہ قطرۂ خون مسلمانے ریختہ شود چوں ایں کلماو سمع مردم سپاہ بشورید ندو گفتند ما دانستیم کہ تو ارادۂ حرب نداری پس دست بغاوت دراز کردند و آنچہ از نقد و جنس یافتند بتاراج بر دند حتی مصلائے کہ آنحضرت (امام) بر آں نشستہ بود از زیر آں حضرت کشیدند و بردند (ترجمہ کشف الغمہ عن احوال الائمہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن آپ نے اس کا کچھ خیال نہ فرمایا، بلکہ خدا تعالیٰ پر توکل رکھا، اس کے بعد پھر آپ کے جتنے جانشین ہوتے سب کے سب زاہد، عابد، گوشہ نشین، صاحبِ ارشاد ہوتے، حکومت میں ان کو کوئی حصہ نہ تھا۔

تیسرے امام ہمارے تیسرے امام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ہوتے ہیں آپ بھی زاہد، عابد، متقی، صاحبِ ارشاد تھے، حکومت میں آپ کو حصہ نہ تھا بلکہ جب حکومتِ حالیہ سے ڈرتے ہوتے آپ مدینہ شریف سے بقصدِ ہجرت مکہ شریف کو جا رہے تھے تو آپ نے اپنے حسبِ حال وہ آیت پڑھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں ہے، جب وہ فرعون کے خوف سے مصر سے نکلے تھے[1] اس کے بعد آپ حکومت سے ہمیشہ کے لیے علیحدہ بلکہ حکومت کے معتوب رہے، یہاں تک کہ حکومت نے بجبر آپ کو شہید کرا دیا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

چوتھے امام ہمارے چوتھے امام جن کو خلیفہ وقت کہتے ہیں) امام زین العابدینؒ تھے۔ آپ بھی زاہد، عابد، صاحبِ ارشاد مگر حکومت سے بالکل الگ تھلگ بلکہ حکومت کے دُعاگو چنانچہ ایک دفعہ آپ نے حاکمِ وقت، عبدالملک کو دُعاگوئی کا خط لکھا تو اس نے آپ کو بہت کچھ نذرانہ بطور تحفہ بھیجا۔[2]

---

[1] امام حسینؓ چوں از مدینہ بیروں آمد و قدم در بادیہ نہادند فرمودانہ قصہ فرار نمودن موسیٰ علیہ السلام از فرعون و ایں آیت بخواند فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (ترجمہ کشف الغمہ)

[2] مرویست از ابی عبداللہ علیہ السلام کہ چوں عبدالملک مروان بخلافت نشست نامہ بحجاج بن یوسف نوشت کہ حذر کن از دمار بنو عبدالمطلب و از ارباب ایشان ہرساں کہ من مے بینم کہ آل ابوسفیان کہ دریں امر شروع نمودند درنگ نکردند اہلکہ گرد مگر اندکے و ایں کتابت بہ پنہانی تردوے فرستاد امام زین العابدین علیہ السلام نامہ نوشت بعبدالملک مروان مضمون آنکہ تو کتابتے نوشتی بحجاج در فلاں روز فلاں ساعت بایں مضمون خدائے تعالیٰ ترا جزائے خیر دہد و زمان حکومت تو از گرداند و نامہ مہر نمودہ نزد دے فرستاد چوں عبدالملک نامہ مطالعہ کرد با نامہ خود موافق یافت شک او زائل شد و مسرور گشتہ یک خروار از جہت آں حضرت فرستاد۔“ (ترجمہ کشف الغمہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں امام محمد باقر بن علی بن حسین ہیں۔ آپ بھی زاہد عابد گوشہ نشین متقی تھے، مگر حکومت میں آپ کو بھی حصّہ نہ تھا۔

(کشف الغمہ)

چھٹے امام ابو عبداللہ جعفرؒ صادق تھے۔ آپ بھی اپنے اسلاف کرام کی طرح زاہد عابد صاحب ارشاد، حکومت سے الگ تھے۔

(کشف الغمہ)

ساتویں امام حضرت موسیٰ کاظم بن جعفرؒ صادق تھے، آپ بھی صاحب ارشاد حکومت سے بے تعلق، عباسی خلیفہ مامون الرشید نے حسن عقیدہ سے آپ کو ولی عہد بنایا مگر آپ حکومت پر نہ پہنچے بلکہ پہلے ہی انتقال فرما گئے رضی اللہ عنہ

(کشف الغمہ)

آٹھویں امام ہمارے شیعہ کے آٹھویں امام ابوالحسن علیؒ بن موسیٰ رضا تھے۔ آپ بھی زاہد، متوکل، متبتل حکومت سے بے تعلق تھے، حاکم وقت مامون رشید کو گاہے گاہے ملنے جایا کرتے تھے۔

(کشف الغمہ)

نویں امام ابوجعفر محمد تقیؒ بن امام علی بن موسیٰ تھے۔ آپ کے زمانہ میں خلیفہ عباسی مامون رشید بن ہارون رشید تھا۔ آپ سے بہت محبت رکھتا تھا، یہاں تک کہ اپنی لڑکی آپ کے عقد میں دے دی، لیکن حضرت ممدوح کو حکومت میں کوئی دخل نہ تھا، یہاں تک کہ خلیفہ معتصم باللہ نے آپ کو قید کر دیا اور قید ہی میں آپ نے انتقال کیا۔

دسویں گیارھویں امام علی نقی بن ابوجعفر اور ابو محمد حسن بن علی بن محمد بن موسیٰ رضا تھے۔ یہ دونوں صاحب بھی مثل اپنے اسلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے زاہد عابد گوشہ نشین تھے۔ حکومت میں ان کو کوئی دخل نہ تھا۔

بارھویں امام ابوالقاسم محمد مہدی ہیں جو ۲۵۸ھ میں پیدا ہو کر آج کل غائب ہیں۔ قریب قیامت کے آئیں گے اور صاحب ارشاد اور آمر جہاد بالسیف ہوں گے۔

(ترجمہ کشف الغمہ ص۱۲۱)

مختصر بیان شیعہ ہمارے امام اصحاب رشد اور اہل ارشاد تھے۔ نہ ارباب جہاد اور جلاد۔ پس ہمارے نزدیک خلافت کے معنی یہی ہیں۔ نیز ہمارے نزدیک خلافت اور امامت امت کی بیعت اور اطاعت سے نہیں بلکہ پہلے امام کی نص صریح سے ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر ہر ایک سابق امام نے اپنے لاحق کو نامزد فرمایا، پس اُن کی امامت کے لیے یہی کافی ثبوت ہے۔

(ترجمہ کشف الغمہ ص۱۲۰ (شیعہ)

نوٹ: جو صاحب ہمارے ائمہ ہدیٰ اور خلفاء رسالت کے حالات دیکھنا چاہیں وہ کتاب کشف الغمہ یا اس کا فارسی ترجمہ ملاحظہ کریں۔

سائل غیر جانبدار (سنی و شیعہ کو مخاطب کر کے) شروع میں آپ دونوں صاحبوں نے جس اصول سے غیر مسلم سائل کو جواب دیا تھا میں نے اسی اصول سے سوال کیا تھا مجھے امید تھی کہ آپ دونوں صاحبوں نے جس اصول کو غیر مسلم کے سامنے بڑی خوشی سے تسلیم کر کے جواب دیا تھا۔ میرے سوال کے جواب میں بھی اس اصول کو تسلیم کر کے میری تشفی کریں گے۔ میں خوش ہوں کہ میرے محترم سنی مخاطب نے تو اس اصول کو خوب نباہا۔ گو مختصر جواب دیا مگر باثبوت دیا کہ خلفاء ثلاثہ نے اسلامی حکومت کو چار چاند لگا دیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی معمولی جزیرہ نما عرب سے نکل کر دُور دُور اسلامی پرچم کو لہرا دیا، مگر شیعہ برادر نے جو جواب دیا واقعات کے رُو سے تو نہایت صحیح ہے۔ میں خوش ہوں کہ شیعہ برادر نے راستی اور راست روی کا دامن نہیں چھوڑا یعنی جو کچھ بتایا وُہ واقعات سے بتایا جس کے لیے میں ان کا شکر گزار ہوں مگر اصل سوال اس بیان سے حل نہیں ہوا، بلکہ تشنہ لب رہا۔ ہاں سنی بھائی نے جو بتایا ہے وُہ البتہ موجب تسکین ہے۔

پس میں مانتا ہوں کہ اسلام اس لیے سچا ہے کہ اس میں دونوں جہانوں کی ترقی ملتی ہے اور سنی مذہب اس لیے صحیح ہے کہ اس کے مسلمہ خلفاء کی خلافت رسالت کے نہج اور طریق پر ہے۔ پس یہی اس کی صحت کی دلیل ہے۔

مرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی، صراحی دار گردن!

تصانیف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

فتاویٰ ثنائیہ	۷۵-۰	اہل حدیث کا مذہب	۲-۰
ثنائی پاکٹ بک	۱-۵۰	القرآن العظیم	۱-۵۰
اجتہاد و تقلید	۱-۵۰	مقدس رسول	۳-۰
اسلام اور مسیحیت	۴-۵۰	خلافت محمدیہ	۳-

مکتبہ عزیزیہ رام گلی نمبر ۵ چوک دالگراں لاہور

کراچی میں ملنے کا پتہ دار الکتب الاسلامیہ علامہ یوسف روڈ کراچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ